



امام محمد باقر علیہ السلام کے علمی مکتب کی تعلیمات کا پس منظر

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ مکارم شیرازی (مدظلہ)

لقب باقر العلوم (علیہ السلام) کے مفہوم میں غور و فکر

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ مکارم شیرازی نے امام محمد باقر علیہ السلام کے متعلق باقر العلوم کے لقب سے ملقب ہونے کے سلسلہ میں فرمایا : یقیناً انہوں نے لقب باقر العلوم کو اپنے آپ سے مخصوص کیا ہے کیونکہ آپ نے مختلف علوم کو واضح کیا ہے اور تمام علوم جیسے تفسیر، عقاید، فقہ اور اخلاق میں اسلامی نظریات کو بیان کیا ہے اور آپ نے اس سلسلہ میں اس قدر احادیث بیان کی ہیں کہ فقط محمد بن مسلم نے تیس ہزار حدیث ، امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کی ہیں (۲) ۔

امام محمد باقر علیہ السلام کی عظیم میراث، اسلامی علوم کی وضاحت

شیعوں کے عظیم الشان مرجع تقلید نے ائمہ علیہم السلام خصوصاً امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل شدہ احادیث کی عظمت اور اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا : افسوس کہ بہت سی احادیث جو اہل بیت علیہم السلام کا ذخیرہ تھیں ، ہم تک نہیں پہنچی ہیں ، اگرچہ ان احادیث کو جمع کرنے میں بہت زیادہ زحمت اٹھائی گئی تھی (۳) ، لیکن شیعوں کی اکثر احادیث جن کی تعداد دسیوں ہزار سے زیادہ ہے ، فقط پانچویں اور چھٹے امام یعنی محمد بن علی الباقر اور جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے نقل ہوئی ہیں اور ان میں سے ایک حصہ آٹھویں امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے نقل ہوئی ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تینوں راہنما ایسے زمانہ میں زندگی بسر کر رہے تھے جب دشمنوں کا فشار بہت کم تھا اور بنی امیہ و بنی عباس آپس میں جنگ کر رہے تھے ، جس کی وجہ سے ان تینوں اماموں نے رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی احادیث کو اپنے آبائو اجداد سے نقل کر کے ہم تک منتقل کی ہیں (۴) ۔

معظم لہ نے امام باقر (علیہ السلام) اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی عظیم تعلیمات کے متعلق اس طرح

فرمایا : اس وقت فقہی، اصولی، تفسیری، عقایدی ، اخلاقی جس کتاب کا بھی مطالعہ کریں اس میں قال الباقر (علیہ السلام) اور قال الصادق (علیہ السلام) ملتا ہے اور ان دو راہنمائوں نے ہمیں اسلامی علوم کی عظیم میراث عطا کی ہے ۔

### فقہ شیعہ ، امام محمد باقر علیہ السلام کی تعلیمات کی مرہون منت ہے

حضرت آیۃ اللہ العظمی مکارم شیرازی نے فقہ شیعہ کی وسعت اور ترقی کو امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی تعلیمات کا نتیجہ شمار کیا ہے اور فرمایا : اگر آج ہماری فقہ کو قیاس کی ضرورت نہیں ہے تو اس کی وجہ یہی احادیث ہیں جو امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے نقل ہوئی ہیں اور ہمارے سامنے علم کا دروازہ کھلا ہوا ہے ، جبکہ دوسروں کے سامنے ان علوم کا دروازہ بند ہے اور اسی وجہ سے وہ لوگ قیاس اور ظنون کی طرف چلے گئے ہیں ۔

لہذا علم کی اس شکوفایی کو امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کی تعلیمات میں تلاش کرنا چاہئے کیونکہ ہم شیعہ اور اہل تسنن کی جو کتاب بھی کھولتے ہیں اس میں انہی دو اماموں کی احادیث سے روبرو ہوتے ہیں ، ان دونوں اماموں نے اصول دین کی بنیادوں کو بہت ہی اچھے طریقہ سے بیان کیا ہے ۔

### امام محمد باقر علیہ السلام کے علمی مناظرات

امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلامی تعلیمات کی ترویج اور شیعہ معارف کو وسعت دینے کیلئے دوسرے توحیدی ادیان سے علمی مناظرات انجام دیئے ہیں ۔

حضرت آیۃ اللہ العظمی مکارم شیرازی نے امام علیہ السلام کے مناظرات کی تشریح کرتے ہوئے شام میں عیسائی اسقف سے مناظرہ کو بہت اہم شمار کیا اور فرمایا : جیسا کہ تاریخ میں نقل ہوا ہے کہ جب امام کو شام کے سفر پر مجبور کیا گیا اور آپ شام پہنچ گئے اور پھر شہر دمشق سے واپس روانہ ہونے لگے تو لوگوں کے افکار کو بیدار کرنے اور اپنے علم کو آشکار کرنے کا بہت اچھا موقع فراہم ہوا جس کی وجہ سے شام کے لوگوں کے افکار تبدیل ہو گئے (۵) ۔

### معظم لہ کے کلام میں عیسائی اسقف سے امام محمد باقر علیہ السلام کے مناظرہ کی شرح و تفسیر

معظم لہ فرماتے ہیں : واقعہ یہ تھا کہ ہشام کے پاس امام محمد باقر علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے کا کوئی ثبوت نہیں تھا ، لہذا وہ امام کے مدینہ واپس جانے پر راضی ہو گیا جس وہ امام اپنے فرزند کے ساتھ قصر خلافت سے خارج ہوئے تو ناگاہ راستہ میں ایک مقام پر مجمع کثیر نظر آیا، آپ نے تفحص حال کیا تو معلوم ہوا کہ نصاری کا ایک راہب ہے جو سال میں صرف ایک بار اپنے معبد سے نکلتا ہے آج اس کے نکلنے کا دن ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس مجمع میں عوام کے ساتھ جاکر بیٹھ گئے ، راہب جو انتہائی ضعیف تھا، مقررہ وقت پر برآمد ہوا، اور اس نے چاروں طرف نظر دوڑانے کے بعد امام علیہ السلام کی طرف مخاطب ہو کر بولا:

۱۔ کیا آپ ہم میں سے ہیں، فرمایا: میں امت محمدیہ سے ہوں۔

۲۔ آپ علماء سے ہیں یا جہلاء میں سے ہیں ، فرمایا : میں جاہل نہیں ہوں۔

۳۔ آپ مجھ سے کچھ دریافت کرنے کے لیے آئے ہیں؟ فرمایا : نہیں۔

۴۔ جب کہ آپ عالموں میں سے ہیں کیا؟ میں آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں، فرمایا: ضرور پوچھیے ۔

یہ سن کر راہب نے سوال کیا:

۱۔ شب و روز میں وہ کونسا وقت ہے ، جس کا شمار دن میں ہے اور نہ رات میں ، فرمایا : وہ سورج کے طلوع سے پہلے کا وقت ہے جس کا شمار دن اور رات دونوں میں نہیں ، وہ وقت جنت کے اوقات میں سے ہے اور ایسا مہترک ہے کہ اس میں بیماروں کو ہوش آجاتا ہے ، درد کو سکون ہوتا ہے جورات بھرنے سوسکے اسے نیند آتی ہے یہ وقت آخرت کی طرف رغبت رکھنے والوں کے لیے خاص الخاص ہے ۔

۲۔ آپ کا عقیدہ ہے کہ جنت میں پیشاب و پاخانہ کی ضرورت نہ ہوگی ؟ کیا دنیا میں اس کی مثال ہے ؟ فرمایا بطن مادر میں جو بچے پرورش پاتے ہیں ان کا فضلہ خارج نہیں ہوتا۔

۳۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کھانے سے بہشت کامیوہ کم نہ ہوگا اس کی یہاں کوئی مثال ہے، فرمایا ہاں ایک چراغ سے لاکھوں چراغ جلائے جاتے ہیں تب بھی پہلے چراغ کی روشنی میں کمی نہیں ہوتی۔

۴۔ وہ کون سے دو بھائی ہیں جو ایک ساتھ پیدا ہوئے اور ایک ساتھ مرے لیکن ایک کی عمر پچاس سال کی ہوئی اور دوسرے کی ڈیڑھ سو سال کی، فرمایا "عزیز اور عزیز پیغمبر ہیں یہ دونوں دنیا میں ایک ہی روز پیدا ہوئے اور ایک ہی روز مرے پیدائش کے بعد تیس برس تک ساتھ رہے پھر خدانے عزیر نبی کو مار ڈالا (جس کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے) اور سو برس کے بعد پھر زندہ فرمایا اس کے بعد وہ اپنے بھائی کے ساتھ اور زندہ رہے اور پھر ایک ہی روز دونوں نے انتقال کیا۔

یہ سن کر راہب اپنے ماننے والوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ جب تک یہ شخص شام کے حدود میں موجود ہے میں کسی کے سوال کا جواب نہ دوں گا سب کو چاہئے کہ اسی عالم زمانہ سے سوال کرے اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا۔

یہ بات بہت تیزی سے دمشق میں پھیل گئی اور شام کے لوگ بہت زیادہ خوش ہو گئے ، ہشام کو امام باقر علیہ السلام کی افتخار آمیز کامیابی سے خوش ہونا چاہئے تھا لیکن وہ پہلے سے بھی زیادہ امام سے ڈرنے لگا اور اس نے ظاہر سازی کو برقرار رکھنے کیلئے بہت سے ہدایا اور تحائف بھیجے ، ساتھ ہی ساتھ حکم دیا کہ آج ہی دمشق سے چلے جائیں (۶) ۔

**حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی علمی حیثیت**

کسی معصوم کی علمی حیثیت پر روشنی ڈالنی بہت دشوار ہے ، کیونکہ معصوم اور امام زمانہ کو علم لدنی ہوتا ہے ، وہ خدا کی بارگاہ سے علمی صلاحیتوں سے بھرپور متولد ہوتا ہے ، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام چونکہ امام

زمانہ اور معصوم ازلی تھے اس لیے آپ کے علمی کمالات، علمی کارنامے اور آپ کی علمی حیثیت کی وضاحت ناممکن ہے تاہم میں ان واقعات میسے مستثنیٰ ازخروارے، لکھتا ہوں جن پر علماء عبور حاصل کرسکے ہیں۔

علامہ ابن شہر آشوب لکھتے ہیں کہ حضرت کا خود ارشاد ہے کہ "علمنا منطق الطیرواوتینامن کل شئی " ہمیں طائروں تک کی زبان سکھاگئی ہے اور ہمیں ہر چیز کا علم عطا کیا گیا ہے (مناقب شہر آشوب جلد ۵ ص ۱۱)۔

روضۃ الصفاء میں ہے کہ بخدا سو گند کہ ما خازنان خدائیم در آسمان زمین الخ خدا کی قسم ہم زمین اور آسمان میں خداوند عالم کے خازن علم ہیں اور ہم یہ شجرہ نبوت اور معدن حکمت ہیں، وحی ہمارے یہاں آتی رہی اور فرشتے ہمارے یہاں آتے رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ظاہری ارباب اقتدار ہم سے جلتے اور حسد کرتے ہیں، لسان الواعظین میں ہے کہ ابو مریم عبدالغفار کا کہنا ہے کہ میا یک دن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا کہ :

۱۔ مولا کو نسا اسلام بہتر ہے جس سے اپنے برادر مومن کو تکلیف نہ پہنچے ۲۔ کون سا خلق بہتر ہے فرمایا صبر اور معاف کردینا ۳۔ کون سا مومن کامل ہے فرمایا جس کے اخلاق بہتر ہوں ۴۔ کون سا جہاد بہتر ہے ، فرمایا س میں اپنا خون بہہ جائے ۵۔ کونسی نماز بہتر ہے ، فرمایا جس کا قنوت طویل ہو، ۶۔ کون سا صدقہ بہتر ہے، فرمایا جس سے نافرمانی سے نجات ملے، ۷۔ بادشاہان دنیا کے پاس جانے میں آپ کی کیارائے ہے، فرمایا میں اچھا نہیں سمجھتا،

۸۔ پوچھا کیوں؟ فرمایا کہ اس لیے کہ بادشاہوں کے پاس کی آمدورفت سے تین باتیں پیدا ہوتی ہیں : ۱۔ محبت دنیا، ۲۔ فراموشی مرگ، ۳۔ قلت رضائے خدا۔

پوچھا پھر میں نہ جاؤں ، فرمایا میں طلب دنیا سے منع نہیں کرتا، البتہ طلب معاصی سے روکتا ہوں ۔

علامہ طبرسی لکھتے ہیں کہ یہ مسلمہ حقیقت ہے اور اس کی شہرت عامہ ہے کہ آپ علم وزہد اور شرف میں ساری دنیا سے فوقیت لے گئے ہیں آپ سے علم القرآن، علم الآثار، علم السنن اور ہر قسم کے علوم ، حکم، آداب وغیرہ کے مظاہرہ میں کوئی نہیں ہوا، بڑے بڑے صحابہ اور نمایاں تابعین، اور عظیم القدر فقہاء آپ کے سامنے زانوئے ادب تہ کرتے رہے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جابر بن عبداللہ انصاری کے ذریعہ سے سلام کہلایا تھا اور اس کی پیشین گوئی فرمائی تھی کہ یہ میرا فرزند "باقر العلوم" ہوگا، علم کی گتھیوں کو سلجھائے گا کہ دنیا حیران رہ جائے گی (اعلام الوری ص ۱۵۷، علامہ شیخ مفید۔

علامہ شبلی نجی فرماتے ہیں کہ علم دین، علم احادیث، علم سنن اور تفسیر قرآن و علم السیرت و علوم وفنون، ادب وغیرہ کے ذخیرے جس قدر امام محمد باقر علیہ السلام سے ظاہر ہوئے اتنے امام حسین اور امام حسین کی اولاد میں سے کسی سے ظاہر نہیں ہوئے ۔ ملاحظہ ہو کتاب الارشاد ص ۲۸۶، نور الابصار ص ۱۳۱، ارجح المطالب ص ۴۴۷۔

علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے علمی فیوض و برکات اور کمالات و احسانات سے اس شخص کے علاوہ جس کی بصیرت زائل ہوگئی ہو، جس کا دماغ خراب ہو گیا ہو اور جس کی

طینت وطبیعت فاسد ہو گئی ہو، کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا، اسی وجہ سے آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ "باقر العلوم" علم کے پھیلانے والے اور جامع العلوم ہیں، آپ کا دل صاف، علم و عمل روشن و تابندہ نفس پاک اور خلقت شریف تھی، آپ کے کل اوقات اطاعت خداوندی میں بسر ہوتے تھے۔

عارفوں کے قلوب میں آپ کے آثار راسخ اور گہرے نشانات نمایاں ہو گئے تھے، جن کے بیان کرنے سے وصف کرنے والوں کی زبانیں گونگی اور عاجز و ماندہ ہیں آپ کے ہدایات و کلمات اس کثرت سے ہیں کہ ان کا احصاء اس کتاب میں ناممکن ہے (صواعق محرقہ ص ۱۲۰)۔

علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں کہ امام محمد باقر علامہ زمان اور سردار کبیرالشان تھے آپ علوم میں بڑے تبحر اور وسیع الاطلاق تھے (وفیات الاعیان جلد ۱ ص ۴۵۰) علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ آپ بنی ہاشم کے سردار اور متبحر علمی کی وجہ سے باقر مشہور تھے آپ علم کی تہ تک پہنچ گئے تھے، اور آپ نے اس کے وقائق کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا (تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ ص ۱۱۱)۔

علامہ شبراوی لکھتے ہیں کہ امام محمد باقر کے علمی تذکرے دنیا میں مشہور ہوئے اور آپ کی مدح و ثناء میں بکثرت شعر لکھے گئے، مالک جہنی نے یہ تین شعر لکھے ہیں: جب لوگ قرآن مجید کا علم حاصل کرنا چاہیں تو پورا قبیلہ قریش اس کے بتانے سے عاجز رہے گا، کیونکہ وہ خود محتاج ہے اور اگر فرزند رسول امام محمد باقر کے منہ سے کوئی بات نکل جائے تو بے حد و حساب مسائل و تحقیقات کے ذخیرے مہیا کر دیں گے یہ حضرات وہ ستارے ہیں جو ہر قسم کی تاریکیوں میں چلنے والوں کے لیے چمکتے ہیں اور ان کے انوار سے لوگ راستے پاتے ہیں (الاتحاف ص ۵۲، وتاریخ الائمہ ص ۴۱۳)۔

علامہ ابن شہر آشوب کا بیان ہے کہ صرف ایک راوی محمد بن مسلم نے آپ سے تیس ہزار حدیثیں روایت کی ہیں (مناقب جلد ۵ ص ۱۱)۔

### آپ کے بعض علمی ہدایات و ارشادات

علامہ محمد بن طلحہ شافعی لکھتے ہیں کہ جابر جعفی کا بیان ہے کہ میں ایک دن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ملا تو آپ نے فرمایا اے جابر میں دنیا سے بالکل بے فکر ہوں کیونکہ جس کے دل میں دین خالص ہو وہ دنیا کو کچھ نہیں سمجھتا، اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا چھوڑی ہوئی سواری اتارا ہوا کپڑا اور استعمال کی ہوئی عورت ہے، مومن دنیا کی بقا سے مطمئن نہیں ہوتا اور اس کی دیکھی ہوئی چیزوں کی وجہ سے نور خدا اس سے پوشیدہ نہیں ہوتا مومن کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے کہ وہ ہر وقت اسے متنبہ اور بیدار رکھتا ہے سنو دنیا ایک سرائے فانی ہے نزلت بہ وارتحلت منہ " اس میں آنا جانا لگا رہتا ہے آج آئے اور کل گئے اور دنیا ایک خواب ہے جو کمال کے مانند دیکھی جاتی ہے اور جب جاگ اٹھے تو کچھ نہیں ...

آپ نے فرمایا تکبر بہت بری چیز ہے، یہ جس قدر انسان میں پیدا ہوگا اسی قدر اس کی عقل گھٹے گی، کمینے شخص کا حربہ گالیاں بکنا ہے۔

ایک عالم کی موت کو ابلیس نوے عابدوں کے مرنے سے بہتر سمجھتا ہے ایک ہزار عابد سے وہ ایک عالم بہتر ہے

جواپنے علم سے فائدہ پہنچا رہا ہو۔

میرے ماننے والے وہ ہیں جو اللہ کی اطاعت کریں آنسوؤں کی بڑی قیمت ہے رونے والا بخشا جاتا ہے اور جس رخسار پر آنسو جاری ہوں وہ ذلیل نہیں ہوتا۔

سستی اور زیادہ تیزی برائیوں کی کنجی ہے ۔

خدا کے نزدیک بہترین عبادت پاک دامنی ہے انسان کو چاہئے کہ اپنے پیٹ اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں۔

دعا سے قضا بھی ٹل جاتی ہے ۔ نیکی بہترین خیرات ہے

بدترین عیب یہ ہے کہ انسان کو اپنی آنکھ کی شہتیر دکھائی نہ دے، اور دوسرے کی آنکھ کا تنکنا نظر آئے، یعنی اپنے بڑے گناہ کی پرواہ نہ ہو، اور دوسروں کے چھوٹے عیب اسے بڑے نظر آئیں اور خود عمل نہ کرے، صرف دوسروں کو تعلیم دے ۔

جو خوشحالی میں ساتھ دے اور تنگ دستی میں دور رہے، وہ تمہارا بھائی اور دوست نہیں ہے (مطالب السؤل ص ۲۷۲) ۔

علامہ شبلی نجی لکھتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی نعمت ملے تو کہو الحمد للہ اور جب کوئی تکلیف پہنچے تو کہو "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" اور جب روزی تنگ ہو تو کہو استغفر اللہ ۔

دل کو دل سے راہ ہوتی ہے، جتنی محبت تمہارے دل میں ہوگی، اتنی ہی تمہارے بھائی اور دوست کے دل میں بھی ہوگی ۔

امام محمد باقر علیہ السلام کے علمی مکتب میں شیعوں کی اہم خصوصیات

امام محمد باقر علیہ السلام ایک روایت میں فرماتے ہیں : قال الامام الباقر علیہ السلام : " قال الامام الباقر علیہ السلام : «يَا مُيَسِّرُ أَلَا أَخْبِرُكَ بِشِيعَتِنَا؟ قُلْتُ: بَلَى جُعِلَتْ فِدَاكَ قَالَ: إِنَّهُمْ حُصُونٌ حَصِينَةٌ وَ صُدُورٌ أَمِينَةٌ وَ أَحْلَامٌ وَ زَيْنَةٌ لِّسُوءِ الْمَذْيَعِ الْبَذْرِ وَلَا بِالْجَفَاتِ الْمُرَاعَيْنِ زُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ اسْدُ بِالنَّهَارِ" (۷) ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : اے میسر (۸) کیا میں تمہارے سامنے شیعوں کی خصوصیات بیان کروں ، میسر کہتے ہیں : میں نے عرض کیا : میں آپ پر قربان ہو جاؤں بیان فرمائیے ، امام علیہ السلام نے فرمایا : یہ محکم قلعے ، امانتدار سینے اور صاحبان عقل ہیں (۹) ۔ یہ لوگوں کے درمیان غلط باتیں شایع نہیں کرتے ، رازوں کو فاش نہیں کرتے، خشک و خشن اور نقصان پہنچانے والے نہیں ہیں ، یہ رات میں عبادت اور دن میں شیر ہیں ۔ آية الله العظمی مکارم شیرازی نے امام محمد باقر علیہ السلام کی اس اہم روایت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا : یہ حدیث بہت مختصر ہے جس میں شیعوں کے سات صفات بیان ہوئے ہیں اور اس میں بہت سارے مطالب پوشیدہ ہیں ۔

دشمنوں کے مقابلہ میں شیعوں کو محکم اور مستدل ہونا چاہئے ، آج کے زمانہ میں جب دنیا کی تہذیبی اور ثقافتی حالت بہت خراب ہوگئی ہے اور ہماری جوان نسل پریشان ہے ، کیا ہم نے ایسا راستہ اختیار کیا ہے جس سے اپنے جوانوں کو قوی کرسکیں ؟ اگر ہم جراثیم کو ختم نہیں کرسکتے تو اپنے آپ کو قوی کرنا چاہئے ۔

## ۲ - امانتدار ، ۳ - عاقل اور ۴ - راز دار

ائمہ علیہم السلام کے زمانہ میں آپ کو ایک اہم شکایت یہ تھی کہ بعض شیعہ ہمارے رازوں کو فاش کرتے ہیں ۔ راز سے مراد وہ مقام مرتبہ ہے جو ائمہ علیہم السلام کو ہے جیسے علم غیب، قیامت کے روز شفاعت، علوم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے امانتدار، شیعوں کے اعمال کے شاہد و ناظر اور معجزات ۔ یہ ایسے مسائل تھے جن کو عام لوگ اور دشمن درک کرنے پر قادر نہیں تھے ، لیکن بعض سادہ لوح شیعہ جس جگہ بھی بیٹھتے تھے ، سب چیزیں بیان کردیتے تھے (۱۰) اور اس کی وجہ سے اختلاف اور عداوت ایجاد ہوتی تھی ، اسی وجہ سے امام علیہ السلام نے فرمایا : ہمارے شیعوں کے سینوں میں امانتیں پوشیدہ ہیں ، وہ جو باتیں بیان کرتے ہیں ان کی وجہ سے اختلاف ایجاد نہیں ہوتا (۱۱) ۔

ان سے بدتر وہ غلو کرنے والے ہیں جو ہمارے زمانہ میں پیدا ہوگئے ہیں جو ولایت کے بہانہ سے کفر اور غلط تعبیریں ہمارے (اہل بیت علیہم السلام) کے بارے میں بیان کرتے ہیں جن سے ائمہ برگز راضی نہیں ہیں ، ہمیں ان غلو کرنے والوں سے ہشیار رہنے کی ضرورت ہے ، ان گروہ میں دو عیب پائے جاتے ہیں ، ایک عیب یہ ہے کہ اپنے آپ کو نابود کر رہے ہیں ، یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم خدا کے صفات کو ائمہ علیہم السلام یا حضرت زینب علیہا السلام یا شہدائے کربلا کیلئے بیان کریں گے تو یہ عین ولایت ہے اور ان کا سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ ہمارا زمانہ میڈیا اور شوشل میڈیا کا ہے ، اگر آج صبح کوئی خبر صادر ہوتی ہے ، ایک گھنٹہ بعد پوری دنیا میں پھیل جاتی ہے ، یہ ان غلو آمیز کلمات اور غلط باتوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتشر کرتے ہیں اور شیعوں کے دامن پر بہت بڑا داغ لگاتے ہیں ، یہ شیعوں کو کافر کہلاتے ہیں اور پھر وہ شیعوں کو قتل کرنا شروع کردیتے ہیں ، یہ نادان لوگ نہیں جانتے کہ ان کی باتوں سے دوسری جگہ پر شیعوں کا قتل عام ہوتا ہے ۔

افسوس ان نادان اور جاہل انسانوں پر ، افسوس ہے اس زمانہ پر جب جاہل، بے خبر اور نادان لوگوں کے ہاتھوں میں مجالس کی مہار آجائے ، ہمیں مجالس کے افتخارات ان جیسے لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں دینا چاہئے (۱۲) ۔

## ۵ - محبت

شیعہ شدت پسند نہیں ہیں ، بلکہ مہر و محبت اور حسن سلوک سے کام لیتے ہیں ، شیعوں میں علی بن ابی طالب اور تمام ائمہ ہدی کی روح پائی جاتی ہے ، یہاں تک کہ یہ اپنے دشمنوں سے بھی محبت سے کام لیتے ہیں (۱۳) ۔

## ۶ و ۷ - راتوں میں بیدار اور شجاع ہیں

شیعہ ریا کار نہیں ہیں اور ان میں دو مختلف حالتیں جمع ہوگئی ہیں ، اگر کوئی ان کی راتوں کی عبادت کو دیکھے تو سمجھیں گے کہ یہ زاہد دنیا ہیں اور امور زندگی میں ضعیف ہیں ، لیکن دن میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ

اجتماعی میدان میں شیروں کی طرح حاضر ہوتے ہیں ۔

امام علیہ السلام نے اپنی اس حدیث میں شیعوں کو صاحبان عقل اور وزین اشخاص بیان کئے ہیں ، لہذا معظم لہ نے اپنے نظریات میں شیعوں کو پانچ قسموں میں تقسیم کیا ہے :

#### ۱۔ جغرافیائی شیعہ

جو لوگ شیعہ نشین ملک میں پیدا ہوتے ہیں اور مردم شماری کے لحاظ سے وہ اس ملک کے لوگ شمار ہوتے ہیں ۔

#### ۲۔ میراث کے لحاظ سے شیعہ

جن کے ماں اور باپ شیعہ تھے اور اپنے شیعہ والدین کی آغوش میں پروان چڑھے ہیں (۱۴) ۔

#### ۳۔ لفظی شیعہ

جو زبان سے کہتے ہیں کہ ہم علی بن ابی طالب کے شیعہ ہیں ، لیکن عمل میں وہ کچھ بھی نہیں ہیں (۱۵) ۔

#### ۴۔ سطحی شیعہ

وہ شیعہ جن کے اعمال بہت نیچے ہیں اور وہ شیعوں کی گہرائی تک نہیں پہنچے ہیں ، شیعوں سے انہوں نے عزاداری، توسلات اور اسی طرح کی چیزیں حاصل کی ہیں ، کہاں سے معلوم کہ یہ شیعہ ہیں ؟ کیا اس وجہ سے کہ وہ ایام محرم میں سینہ زنی کرتے ہیں ، مجلسوں میں شریک ہوتے ہیں اور شیعوں کی مسجدوں میں جاتے ہیں ؟ البتہ ہمارا قصد یہ نہیں ہے کہ ہم ان کاموں کو کم اہمیت بتائیں ، لیکن شیعوں کا یہ گروہ فقط اسی کو سمجھا ہے ، لیکن "رہبان باللیل" ، اسد بالنہار، احلام وزینۃ و صدور امینۃ " جیسے صفات ان کے پاس سے بھی نہیں گزرے ہیں (۱۶) ۔

#### ۵۔ واقعی شیعہ ، اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کو حاصل کرنے والے ہیں

حقیقی شیعہ وہ ہیں جو الہی معارف اور اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات سے آشنا ہیں اور ان کے صفات وہ ہیں جو اس روایت میں بیان ہوئے ہیں (۱۷) ۔

اہل تسنن کے بزرگ علماء بھی امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب اور شاگردوں کے شاگرد ہیں جیسے ابواسحاق، ابراہیم بن محمد بن ابویحیی وغیرہ اور وہ جو ہمیشہ تعصب سے بہت دور رہے ہیں جیسے شافعی ، ابن صبہانی اور دیگر علماء (۱۸ و ۱۹) ۔

#### آخری بات

معظم لہ نے فرمایا : بعثت اور نبوت کی بنیاد علم و ادنش ہے ، وہ بھی تاریک اور جاہلیت کے ماحول میں خداوند عالم نے پیغمبر اکرم کو مبعوث کیا تاکہ کتاب و حکمت کی تعلیم اور نفوس کا تزکیہ اور دلوں کو پاک و

صاف کریں ، خداوندعالم قرآن کریم میں فرماتا ہے : خداوندعالم نے زمین و آسمان کو خلق کیا تاکہ انسان علم و دانش کو ان سے حاصل کریں اور خدا کی عظمت کو حاصل کرسکیں ۔

طلاب علوم دینی کو خداوندعالم کا شکریہ ادا کرنا چاہئے ، کیونکہ ان کو یہ توفیق نصیب ہوئی ہے کہ وہ علوم دینی حاصل کرسکیں ، یہ طلاب ، امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ) کے سپاہی اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کے شاگرد ہیں ، ہم ہمیشہ انہی کے علوم کے دسترخوان پر بیٹھتے ہیں اور علم و دانش سے استفادہ کرتے ہیں (۲۰) ۔

ہمیں امید ہے کہ خداوندعالم ان کا سایہ ہمارے سروں پر باقی رکھے گا تاکہ ہم ان کے پروگراموں کو آگے بڑھا سکیں اور آخرت میں بھی ہمیں ان کی شفاعت حاصل ہوگی (۲۱) ۔

### منابع و مآخذ:

تنظیم و ترتیب اور تحقیق ایہ اللہ العظمی مکارم شیرازی کے دفتر کی سایٹ کی طرف سے اہل قلم کی ایک جماعت

دفتر حضرت ایہ اللہ العظمی مکارم شیرازی دام ظلہ [www.makarem.ir](http://www.makarem.ir)

### حوالہ جات:

۱۔ فقہ کے درس خارج میں حضرت آیۃ اللہ العظمی مکارم شیرازی کا بیان (۲۲/۸/۱۳۸۹) ۔

۲۔ فقہ کے درس خارج میں حضرت آیۃ اللہ العظمی مکارم شیرازی کا بیان (۲۲/۸/۱۳۸۹) ۔

۳۔ گزشتہ حوالہ ۔

۴۔ اعتقاد ما ، صفحہ ۱۲۲ ۔

۵۔ شام میں عیسائی اسقف کے ساتھ امام محمد باقر علیہ السلام کے مناظرہ سے متعلق آیۃ اللہ العظمی مکارم کی مکتوب روایت (۲۱/۷/۹۲) ۔

۶۔ شام میں عیسائی اسقف کے ساتھ امام محمد باقر علیہ السلام کے مناظرہ سے متعلق آیۃ اللہ العظمی مکارم کی مکتوب روایت (۲۱/۷/۹۲) ۔

۷۔ بحار الانوار ، جلد ۶۵ ، صفحہ ۱۸۰ ۔

۸۔ " میسر بن عبدالعزیز "، امام محمد باقر علیہ السلام کے صحابی تھے جن کی رجالی کتابوں میں بھی توصیف بیان ہوئی ہے ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ان کے بارے میں ایک جملہ ارشاد فرمایا ہے جو میسر کے حالات میں ذکر ہوا ہے ، امام فرماتے ہیں : اے میسر کئی مرتبہ تمہاری موت آئی لیکن خداوندعالم نے تمہاری موت کو آگے بڑھا دیا ، کیونکہ تم نے صلہ رحم کیا تھا اور ان کی مشکلات کو حل کردیا تھا ۔

۹۔ مشکات ہدایت ، صفحہ ۱۵ ۔

۱۰۔ مشکات ہدایت ، صفحہ ۱۶۔

۱۱۔ گزشتہ حوالہ۔

۱۲۔ مشکات ہدایت ، صفحہ ۱۷۔

۱۳۔ مشکات ہدایت ، صفحہ ۱۷۔

۱۴۔ مشکات ہدایت ، صفحہ ۱۸۔

۱۵۔ مشکات ہدایت ، صفحہ ۱۹۔

۱۶۔ مشکات ہدایت ، صفحہ ۱۹۔

۱۷۔ گزشتہ حوالہ۔

۱۸۔ رجال نجاشی، جلد ۱، صفحہ ۸۵۔

۱۹۔ دایرة المعارف فقہ مقارن، جلد ۱، صفحہ ۲۴۲۔

۲۰۔ اصفہان کے بعض طلاب سے ملاقات کے دوران حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ مکارم شیرازی کا بیان ( ۱۳/۱۲/۱۳۸۵)۔

۲۱۔ گزشتہ حوالہ۔